اساتذہ کی ان آرا کے ساتھ رضوی صاحب پر اُردو کے نام وَر ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور نقادوں کے مختصر اور طویل مضامین بھی شامل ہیں۔ یہ مضامین خورشید صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں (بطور شاعر، بطور محقق، بطور نقاد، بطور مترجم) کا احاطہ کرتے ہیں۔ مؤلف نے مجموعے کو مزید وقیع اور روشن کرنے کے لیے خود خورشید صاحب کے تین خطباتِ صدارت، مصاحبے (انٹرویو) اور مکاتیب بھی (مع چھے انگریزی تحریرات) شامل کردیے ہیں۔

یہ بہت خوش آیند بات ہے کہ ایک ایسے شخص پر، جس کا ادب میں کوئی دھڑا نہیں ہے اور وہ ترقی پسند بھی نہیں ہے اور شہرت کا طلب گار بھی نہیں، اتنی بڑی تعداد میں لکھنے والوں نے ازخود لکھا ہے، لیکن دوسری طرف یہ بات افسوس اور تشویش کی ہے کہ ہماری جامعات اور علمی و تحقیقی اداروں نے خورشید رضوی ایسے نادرِ روزگار عالم سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ یہ الگ بات ہے کہ انھوں نے ستایش کی تمنا اور صلے کی پروا کیے بغیر، اپنی دُھن میں عربی ادب پر بے مثال تحقیقی و تنقیدی کام کیا ہے۔

مرتب کا ذوقِ تالیف و ترتیب بھی قابلِ داد ہے۔ انھوں نے مجموعے کو دل چسپ بنانے اور پیش کش کو نہایت خوب صورتی سے سامنے لانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ لیکن اگر وہ زیرنظر نسبتاً آسان کام کے بجائے اصل 'ارمغانِ علمی' تیار کرتے تو اور زیادہ مبارک باد کے مستحق اور 'مرداں چنیں کنند' کا مصداق ہوتے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اُردو اِملا کے اصول، پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ۔ ناشر: قریشی برادرز پبلشرز۔ ۲-اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

زیرنظر کتاب غالباً مصنف کا ایم فل اُردو کا تحقیقی مقالہ ہے۔ اشاعت کے موقعے پر ممکن ہے اس میں ترامیم اور تبدیلیاں کی گئی ہوں۔ مصنف نے ایم فل اُردو کے لیے 'اُردو قاعدہ، تحقیقی و تنقیدی مطالعہ' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا جس میں اِملا اور رسم الخط کے مسائل بھی زیربحث آئے تھے۔ انھی مسائل کی وضاحت اور حل کے سلسلے میں انھوں نے زیرنظر کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں ان کے تحقیقی مقالے کا ایک حصّہ بھی شامل ہے۔

اُردو زبان بالعموم خطِ نستعلیق میں لکھی جاتی ہے جو ہمارے نزدیک دنیا کا سب سے خوب صورت رسم الخط یہی ہے۔ لیکن جہاں اِملا درست نہ ہو اور اِملا میں یکسانیت کا فقدان ہو،

وہاں اُردو کی خوب صورتی ماند پڑ جاتی ہے۔ مصنف کی خواہش بجا ہے کہ اُردو لکھنے والا ہر شخص درست اِملا لکھے۔ اس کے لیے انھوں نے درست اِملا کے اصول بھی بتائے ہیں، مثالیں بھی دی ہیں اور ۲۱صفحات کا ایک لغت بھی شاملِ کتاب کیا ہے۔ اس میں درست اِملا میں ۵۰۰ سے زائد الفاظ دینے کے ساتھ ان کے لغوی معنی بھی دیے گئے ہیں۔

درست اِملا کی اہمیّت اپنی جگہ مگر زبان کی خوب صورتی اِملا کے علاوہ الفاظ کی آلودگی سے بھی متاثر ہوتی ہے بلکہ زبان بگڑ جاتی ہے۔ ہمارے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی وژن اور مقررین مل جل کر اس بگاڑ میں اپنا اپنا حصّہ ڈال رہے ہیں، مثلاً: انگریزی الفاظ کا بے جا اور غیرضروری استعمال۔ اسی طرح اُردو الفاظ کے جمع بنانے میں اُردو کے بجاے انگریزی اصولوں اور قاعدوں کو اپنانا وغیرہ۔ مصنف کو اِملا کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی توجہ دینی چاہیے تھی۔

اُردو اِملا کا المیہ یہ ہے کہ نہ صرف افراد (مصنف، خوش نویس، پروف خواں) بلکہ ادارے (علمی و ادبی انجمنیں، جامعات کے اشاعتی شعبے، ناشر وغیرہ) بھی اِملا کے مسلّمہ اصولوں کی پاس داری نہیں کرتے۔ یوں وہ بھی زبان کی آلودگی بڑھانے میں شامل ہیں۔

زیرنظر کتاب میں لیے کو لئے، دیے کو دیئے، رشید حسن خاں کو رشید حسن خان اور ہیئت کو ہیت لکھا گیا ہے، جو ان الفاظ کا درست اِملا نہیں ہے۔ کتاب میں رُموزِ اوقاف پر بھی بحث ہے مگر مصنف کے اپنے دیباچے میں رُموزِ اوقاف کا اہتمام نہیں ملتا۔ کتابت کی اَغلاط بھی کم نہیں اور پروف ریڈنگ بھی احتیاط سے نہیں کی گئی۔ ان خامیوں کے باوجود مصنف کی کاوش قابلِ قدر ہے۔ اُمید ہے آیندہ ایڈیشن میں وہ کتاب کو بہتر اور مفید تر بنائیں گے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

علامہ اقبال بنام نذیر نیازی، تحقیق و ترتیب: قاسم محمود احمد۔ ناشر: السدیس پبلی کیشنز، لاہور۔ فون: ۳۰۵۹۸۰۱-۰۳۰۱۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

علامہ اقبال کے افکار جس طرح شاعری میں اپنی ندرت اور تاثیر کے باعث قبولِ خاطر ہیں، اسی طرح نثر میں بھی ان کے نظریات واضح ہیں۔ ان کے خطوط کے ۱۰، ۱۲ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ زیرنظر مجموعہ مکاتیب سیّد نذیر نیازی کے نام ۱۷۸ خطوط پر مشتمل ہے۔ دو خطوط نذیر نیازی